حقائق المعارف

رحمۃ اللہ علیہ
پیر سید ابو الکمال برق نوشاہی

سلسلہ اشاعت کتب نوشاہیہ نمبر ۶۴

بہرہ خود گیر در بزم کمال — از سقانی الحب کاسات الوصال

مجموعہ ارشادات نیر تابانِ طریقت واقفِ اسرارِ حقیقت حضرت

پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی بحر العلومی مدظلہ العالی

سجادہ نشین دربار نوشاہی ڈوگہ شریف ضلع گجرات

موسوم بہ

حقائق المعارف

مرتبہ

شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ حافظ پیر محمد انور نوشاہی سیالکوٹی

صدر مدرس جامعہ اسلامیہ چکسواری شریف ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

الناشر:

محمد حنیف قمر نوشاہی بی اے جنرل سیکرٹری جماعت المرتاضین

چکسواری شریف ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

نام کتاب ...	حقائق المعارف
مرتب	علامہ حافظ محمد انور نوشاہی سیالکوٹی
موضوع	مسائل تصوف
بار اول	
تعداد	ایک ہزار
کاتب	عبدالحق نوشاہی رقم جھیورانوالی
سن ترتیب	جنوری سنہ ۱۹۷۲ء
تاریخ طباعت	ستمبر سنہ ۱۹۷۶ء
ناشر	محمد حنیف قمر بی۔اے
مطبع	علمی پرنٹنگ پریس، ۱۷ ہسپتال روڈ لاہور
قیمت فی کاپی مجلد	پانچ روپے

ملنے — کے — پتے

۱۔ جامعہ اسلامیہ چک سواری شریف ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

۲۔ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔

۳۔ مکتبہ نوشاہیہ دربار نوشاہی ڈوگہ شریف ضلع گجرات

۴۔ اسلامک مشنری کالج بریڈفورڈ انگلینڈ

۵۔ مکتبہ علویہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور

۶۔ نوری کتب خانہ بازار داتا گنج بخش لاہور

آغازِ سخن

زیرِ نظر رسالہ موسوم بہ حقائق المعارف نیرِّ تابانِ طریقت حضرت علامہ پیر سید ابو الکمال برق نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ڈوگہ شریف ضلع گجرات کے ارشادات پر مشتمل ہے۔ حضور کے یہ ارشادات میرے پیر و مرشد حضرت علامہ حافظ **محمد انور** نوشاہی سیالکوٹی نے دسمبر ۱۹۷۱ء و جنوری ۱۹۷۲ء میں قلم بند کئے تھے۔

آپ کے یہ ارشادات حضرت حافظ صاحب قبلہ کے سوالات کے جواب ہیں۔ جو طریقت کے اسرار و رموز اور مسائل پر مشتمل ہیں۔ مرتب رسالہ ہذا کو ایک طویل عرصہ صاحب ملفوظات کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ آپ نے عصرِ حاضر کے عظیم المرتبہ بزرگ کے ارشادات کو قلم بند کرکے فرزندانِ تصوف پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ اس رسالہ کے مرتب جلیل القدر عالمِ دین اور بلند پایہ فقیہہ ہونے کے ساتھ ساتھ شیخ طریقت بھی ہیں اور جناب پیر صاحب قبلہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ گذشتہ بیس پچیس سال سے درس و تدریس کے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں اور ان دنوں ہیں جامعہ اسلامیہ چکسواری شریف میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ حضرت حافظ صاحب قبلہ اردو، فارسی، عربی اور پنجابی کے بلند پایہ شاعر اور ادیب ہیں۔

آپ کا آبائی وطن موضع بھرد کے ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ ترک وطن کرکے ڈوگہ شریف میں سکونت گزیں ہیں۔

صاحبِ ارشادات کا مختصر تذکرہ

حضرت سید ابوالکمال برقؔ نوشاہی مدظلہ سرزمین آزاد کشمیر کے شہرہ آفاق بزرگ حضرت قطب الاقطاب سید چراغ محمد شاہ نوشاہی قادری قدس سرہٗ کے دوسرے فرزند ہیں جو مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری کی اولاد ہیں

شجرۂ نسب سید ابوالکمال برقؔ نوشاہی بن قطب الاقطاب سید چراغ محمد شاہ بن سید نصیرالدین احمد الملقب بہ بحر علوم بن سید غلام محمد شاہ بن سید حافظ حسن محمد شاہ عارف بن حافظ سید خان محمد ملک شاہ بن فقیہہ اعظم حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بن سید سلطان محمد سعید شاہ دولا بن محدث اعظم حضرت سید محمد ہاشم شاہ دریادل بن مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ۔

تاریخ ولادت آپ مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ بروز جمعۃ المبارک آستانہ عالیہ نوشاہیہ چک سواری شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ اپنے والد ماجد کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں آپ نے چک سواری شریف سے اپنی سکونت دینہ ضلع جہلم میں منتقل کر لی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ نے موضع ٹھل شریف ضلع جہلم میں زمین خرید لی اور وہیں آپ نے رہائش اختیار کر لی۔ ابھی آپ کو وہاں سکونت گزیں ہوئے چند سال ہی ہوئے تھے کہ آپ کا گاؤں اور اراضی منگلا ڈیم میں آگئے۔ جس کی وجہ سے آپ ترکِ وطن کر کے موضع ڈوگہ ضلع گجرات میں آگئے۔

ڈوگہ شریف گجرات سے شمال کی طرف گیارہ میل کے فاصلہ پر بھمبر روڈ پر واقع ہے۔ یہاں آپ نے ایک عظیم الشان دینی درسگاہ جامعہ تبلیغ الاسلام کے نام سے قائم کی ہے جو پاکستان کی دینی درسگاہوں میں ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ جامعہ تبلیغ الاسلام کی دو منزلہ بلڈنگ لب سڑک واقعہ ہے جو گجرات سے شمال کی طرف ساڑھے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔

تصنیف و تالیف سید ابوالکمال برقؔ نوشاہی کثیر التعداد کتب کے مصنف ہیں۔ آپ فارسی، پنجابی اور عربی میں بلا تکلف شعر کہہ لیتے ہیں۔ پنجابی نظم میں آپ نے مندرجہ ذیل کتابیں اور سی حرفیاں لکھی ہیں :-

۱۔ قصہ بین بادشاہ زادی — غیر مطبوعہ
۲۔ خونی گھوڑہ — غیر مطبوعہ
۳۔ بارہ ماہ برقیہ — مطبوعہ
۴۔ سی حرفی پیر روشن ضمیر — مطبوعہ
۵۔ سی حرفی فانی دنیا — مطبوعہ (تین بار طبع ہو چکی ہے)
۶۔ سی حرفی فیض نوشاہی — مطبوعہ (دو بار طبع ہو چکی ہے)
۷۔ نعت نوشاہی — مطبوعہ (دو بار طبع ہو چکی ہے)
۸۔ تحائف نوشاہیہ حصہ اول — مطبوعہ
۹۔ تحائف نوشاہیہ حصہ دوم — مطبوعہ (دو بار طبع ہو چکی ہے)
۱۰۔ سی حرفی سخی شاہ سلیمان نوری — مطبوعہ
۱۱۔ تحفہ نوشاہی — مطبوعہ
۱۲۔ سی حرفی آزاد کشمیر — مطبوعہ
۱۳۔ لفافہ بازی — مطبوعہ
۱۴۔ سی حرفی عرفان نوشاہی — مطبوعہ
۱۵۔ باغ بہار — غیر مطبوعہ
۱۶۔ علم الانبیاء — غیر مطبوعہ
۱۷۔ مکتوبات برقیہ — غیر مطبوعہ
۱۸۔ زمزمہ نوشاہی — مطبوعہ

۱۹۔ گلزارِ نوح (غیر مطبوعہ)
۲۰۔ مرزا صاحباں (غیر مطبوعہ)
۲۱۔ سسی پنوں (غیر مطبوعہ)
۲۲۔ ہیر رانجھا (غیر مطبوعہ)
۲۳۔ شجرہ نسب حضرت نوشہ گنج بخش (غیر مطبوعہ)
۲۴۔ گلستان نوشاہی (غیر مطبوعہ)
۲۵۔ مناقبات نوشاہی (غیر مطبوعہ)
۲۶۔ داستانِ عبرت (غیر مطبوعہ)
۲۷۔ جھگڑا جٹ تے ملاں (غیر مطبوعہ)
۲۸۔ ضرب قلندر (غیر مطبوعہ)
۲۹۔ سوہنی مہینوال (غیر مطبوعہ)
۳۰۔ زینت الفقراء (غیر مطبوعہ)

آپ کی دیگر تصانیف

حضرت سید ابو الکمال برقؔ نوشاہی مدظلہٗ نے اردو نثر میں بھی بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں :-

۱۔ شجرہ شریف نوشاہی ۲۔ لوامع البرکات فی تحقیق السادات ۳۔ رضائے کبریا برگزیدہ اصفیاء ۴ گلدستہ نوشاہی ۵۔ سفرنامہ کراچی ۶ سفرنامہ خوشاب شریف ، نوشہ گنج بخش ۔ قطب الاقطاب ۹۔ جواہر نوشاہیہ ۱۰۔ نوشہ پیر ۱۱۔ قطب الکونین ۱۲ خزینۃ الاصفیاء کے اردو ترجمہ پر ایک نظر ۱۳ تحقیق مزار اقدس حضرت نوشہ گنج بخش ۱۴۔ نوشہ گنج بخش اور ان کی تعلیمات ۱۵۔ حیات ناصر ۱۶۔ حیات سیدہ ام البرکات ۱۷ مسئلہ خلافت نوشاہیہ ۱۸۔ چک سواری شریف اور اسکے مضافات ۱۹۔ سیادت علویہ ۲۰۔ شمس بازغہ ۲۱ مجربات برقیہ وغیرہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فہرست تصانیف سید ابو الکمال برق نوشاہی مطبوعہ

اللہ تعالیٰ حضور کا سایۂ عاطفت تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہمیں آپ کے فیوضات و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق ارزانی کرے۔ آمین

احقر محمد حنیف قمر نوشاہی

آپ کا عربی کلام

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کہف الوریٰ

صدر العلیٰ نور الہدیٰ لاولی النہیٰ

الاحمد ھو حامد و محمد

و لوائہٖ حمد اللواء علی العلیٰ

جمع الخلائق تحتہا محشورۃ

لشفاعۃ الکبریٰ وھی لترتجیٰ

البرق یرجو ان یعیش بنعمہ

فی حبہٖ و رضائہٖ لمن ارتضیٰ

ایضاً منہ

فمالی لا الوذ بمن یجیر — لہیفاً یستغیث و یستجیر

نفی شمس و فی قمر منیر — و فی الاکوان و العلیا امیر

لقد لبث الزمان الیٰ مکیث — مشار ما تحرک لا یسیر

علیٰ راسی و عینی قال بدر — دلیلاً با لنبوۃ یستشیر

انا ملہٗ جرت نبعاً عذوباً — تسقّی کل ظمآنٍ و عیر

حبیب اللہ فی قلبی شہید — و محمود و مشہود شہیر

ملاذ البرق فی کربٍ و ضیق

ھو المولیٰ باحوالی خبیر

[illegible] شاہی حصہ ۲

آپ کا فارسی کلام

(۱)

زنورِ مصطفےٰ ارض و سماء پُر نور می بینم زمینِ پاک بطحا سجدہ گاہِ طور می بینم
امام الانبیاء محبوبِ خالق ساقیٔ کوثر ثریا تا ثریٰ از عشق او مخمور می بینم
چہ جرأت دیگراں را ہست با او ہمسری دارند چوں جبریلِ امیں در خدمتش مامور می بینم

بحُسنِ خوبیٔ قسمت چرا نہ بر قدِ من نازم
کہ من زیرِ لوائش خویش را محشور می بینم

(۲)

جہانے زیرِ فرمانِ محمد شدہ جبریل دربانِ محمد
خلیل و یوسف و عیسیٰ و موسےٰ ہمہ قربان بر شانِ محمد
زبور انجیل تورات و صحائف جمیع کردند اعلانِ محمد
زنورِ حق جہانے گشت روشن طلوع شد شمس تابانِ محمد
بہ قصرِ کسرویٰ لرزہ بیفتاد ہویدا گشت برہانِ محمد
کسے قدرت ندارد تا قیامت کہ آرد مثلِ قرآنِ محمد
زسختی حشر من باکے ندارم کہ ہستم من مدح خوانِ محمد

چرا بر بختِ خود نہ بر قدِ نازم
غلامم از غلامانِ محمد

○

زہے عزّ و جاہ و جلالِ محمد | زہے قدر و منزل کمالِ محمد
زمین و زمن شد ز نورش فروزاں | نشد ہیچ پیدا مثالِ محمد
بچشمِ بصیرت کسے گر بہ بیند | جمالِ الٰہی جمالِ محمد
رُخِ پاک و اللہ مثالے ندارد | جہاں مست شد در خیالِ محمد
جز ایں ہیچ بہتر وظیفہ ندارم | ثنائے محمد و آلِ محمد
رواں حکم او از ثریٰ تا ثریا | جہاں زیرِ فرماں نعالِ محمد

منم برقؔ بر قسمتِ خویش نازم
کہ سودائے دارم وصالِ محمد

(نعت نوشاہی)

نذرانۂ عقیدت بحضور سیّد الاولیاء مجدّدِ اعظم حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ

زہے نوشاہِ عالم قطبِ ارشاد | امام الاولیاء و شاہِ افراد
جنیدِ دہر شہبازِ طریقت | بملکِ قادری شمسِ حقیقت
بفلکِ معرفت روشن چوں مہتاب | ز فیضانش مقدس گشت پنجاب
کلاہِ قادری زیبِ سرِ او | ببوسند قدسیاں سنگِ درِ او
کریمے شد بکرمِ خویش مشہور | بجامِ معرفت مسرور و مخمور
جہانے گنج بخش آنرا بگوید | بیاید سائل از وے آنچہ جوید
مجدّدِ اعظم و غوث الخلائق | بشد غواص در بحرِ حقائق
چوں آں سلطانِ دیں جلوہ نمودہ | غبارِ کفر از عالم ربودہ!
کسے کو مرقدش از صدق بوسید | بیک لحظہ بمقصدِ خویش برسید

بعالم تا ابد فیضان نوشہ
بملک معرفت سلطان نوشہ

بشرع مصطفےٰ دامن بیاراست
زصوتش محفل بدعات برخاست

مزارش مخزن انوار بینم
مقامش مرجع اخیار بینم

کسے کز صدق در زمسل آید
بیابد از نگاہش ہر چہ خواہد

غریبم مستمندم خستہ حالم
گدائے بارگاہش بوالکمالم [1]

بلوچے پیش خدمت کرد فریاد
کہ اے نوشاہ عالم قطب افراد

زنے دارم کہ بینائی ندارد
شب و روز او بگریہ می گذارد

بخدمت پاکبازاں می رسیدم
شفائش لیک در قسمت ندیدم

طبیباں از علاجش دست بردار
فقیراں از دعا کردند انکار

بحرمت شاہ سلیماں کرم فرما
در قسمت ز لطف خویش بکشائی

بکن نظر کرم بر حال ندارم
غریبم مفلسم لاچار و خوارم

بالطاف کریمانہ نوازی
بہ مسکیناں غاو بندہ نوازی

تو ابر رحمتی نوشاہ عالم
بباری بر غریباں خستہ حالم

دعائے تو بدرگاہ مستجاب ست
ز فیضانت جہانے فیضیاب ست

ز دستت می نویسد قلم تقدیر
قضائے ما بکن در لوح تغییر

بکرم و لطف کن مشکلکشائی
ز نگہ پاک تو یابم رہائی

با قضائے جہاں حیران گشتم
بایں آزار سرگردان گشتم

---

[1] نوشہ گنج بخش

بلوچے چوں چناں فریاد بنمود | بلطف خویش اُو را شاہ فرمود
که آں معذورہ نابینا کجا ہست | بیار او را که بابِ فیض وا ہست
چوں آمد پیش آں مجبور و لاچار | بگفتا سوئے من بیں اے نکوکار
چوں دید آں سوئے سلطانِ ولایت | بصارت باز آمد از عنایت
جبینِ عجز بر قدمش بیا سود | ز نگہ پاک حاصل گشت مقصود
بصدق و شوق در سلکِ ارادت | چوں داخل گشت از روئے سعادت
ز ذکر لا اله شد قلب پُر نور | ز نورِ معرفت آں گشت معمور
شتربان ہم به بیعت دست می داد | ز بندِ نفس دل آں گشت آزاد

زہے نوشاہِ عالم قطبِ دارین
ز فیضانش به بیں معمور کونین

تو اے برقِ حزیں از انکساری | بکن دربارگاہش عجز و زاری
زنگہش بختِ تو بیدار گردد | ز فیضش خارِ تو گلزار گردد
یقیں داری که از دربار دُربار | نماندہ ہیچ کس محروم زنہار
منم نابینا و ہم روسیا ہم | زلطفت روشنیٔ دل بخواہم
ز لطفِ خویش بنوازی گدا را | نگاہ کرم یا نوشہ! خدا را

نوشت ایں میرزا احمد در اعجازؔ[۱] | که روزے پیش نوشہ محرم راز
یکے از خادمانِ پاک درگاہ | بگفت اے قطبِ عالم شاہ ذیجاہ

۱؎ ملاحظہ ہو رسالہ الاعجاز مصنفہ میرزا احمد بیگ لاہوری ۱۲

یکے نجار نامش بود جانی ‏ — بمُردہ از قضائے ناگہانی
بہ ایں بے جاں کنی گر مہربانی ‏ — بیابد از سرِ نو زندگانی
ترا قدرت ز قادر بے چگوں است ‏ — جہانے پیش قدمت سرنگوں است
تو زندہ می کنی مردہ دلاں را ‏ — بمنزل میرسانی کارواں را
چوں بشنید ایں سخن شاہ ولایت ‏ — بخادم گفت از روئے عنایت
ردائے من برآں مردہ بیند از ‏ — کہ روحش رفتہ در جسمش شود باز
چو تعمیلِ حکم کرد آں نکوکار ‏ — بشد زندہ معاً آں مردہ نجار
زہے نوشاہِ عالم قطبِ آفاق ‏ — کہ ذاتش در جہاں شد قبلہ عشاق
تو اے نوشاہِ عالم! محرم راز ‏ — ردائے لطف بر مسکیں بیند از
کہ تا بختم سیاہ تابندہ گردد ‏ — دلم مردہ بہ ہمت زندہ گردد ؏

پنجابی نمونہ کلام

ت تار سرکار دی جدوں کھڑکی ہک گھڑی نہ کسے اٹکادنائیں
مائی باپ تے بھین بھرا دوست کسے پکڑ نہ مول چھڑادنائیں
پیسیں اٹھ ہکلڑا راہ لمے تیرے نال نہ کسے نے جادنائیں
جھڑے رہندے برتدے نہ دیکھ تینوں وچ قبر انہاں بھیں یاد نائیں

ذ ذرا نہ رکھ توں شک دل وچ گل مَنْ عَلَیْہَا فَان بے شک
پائیدار نہ ایہہ سنسار کوڑا فانی ایس جہان نوں جان بے شک
ہک روز ہوسیں نیواں نیویاں ہیں کریں لکھ تھیں اُچ گمان بے شک
نہاں کسن نہ بہت قی کوئی چیز کھڑسیں کیتے جمع تعمل بڑے سامان بے شک

ر ربّ گھلیا کھٹنے کارنے سی کھٹے کارنے توں اساڈا رہیوں
ہتھوں [illegible] دتے رہم رہی یاد تینوں جھڑ بھٹے دیس وچ پیر پسار رہیوں

مالک گھلیا لین کستوریاں سی اتھے ہنگ دے کر بپار رہیوں
برقؔ آیا سیں نیکیاں کھٹنے نوں پر اوگناں عمر گذار رہیوں
(فانی دنیا ص ۳/۴)

الف
احد دے نور تھیں نور احمد نور احمد دں علی دا نور ہویا
نور علی دی نوری شعاع وچوں نوشہ پیر دا نور ظہور ہویا
اس دے نور تھیں ظلمتاں دور ہویاں نال چاننی جگ معمور ہویا
برقؔ ارنی آکھیا طالباں نے روضہ پاک مثال کوہ طور ہویا

ت
تاریاں دے وچ قطب تارا قطب تاریاں وچ جناب نوشہ
نوشہ نوشہ پکار دی خلق ساری صفِ اولیاء دا آفتاب نوشہ
برگ شجر شہادتاں دین پئے سوہناں پیر قطب الاقطاب نوشہ
شرق غرب تیکن برقؔ نور اسدا روشن کیتا نہ صرف پنجاب نوشہ

ی
یاد تیری دم دم اندر کسے وقت نہ دور دھیان ہووے
شالا نوشہ ای نوشہ پکار دی دا ایس جگ تھیں روح روان ہووے
میری جان وجود تھیں جدوں نکلے تیرے نام دا ورد زبان ہووے
وقت نزع آ برقؔ نوں یا نوشہ دیویں دید جے موت آسان ہووے
(فیض نوشاہی ص ۲)

(۵)

ص
صاف ایہو گل فیصلے دی شاہ معروف شاہِ اولیاء آیا
سن کے نادالست سرمست ہو کے کھار عشق دی بھار اٹھا آیا
غوث پاک دا لاڈلا لال سچا غوطہ بحر عرفان وچ لا آیا
برقؔ بھلیاں نوں رستے لان کارن فقر قادری دا رہنما آیا ؎

بے شک حق ہے ایہ مدنی ماہی جیہا کوئی ہور آسمان زمین تے نہیں
جو حضور نوں آپنے جیہا سمجھے اوہ بے دین مورکھ کسے دین تے نہیں
جو جبین نہ اسے حضور جھکدی نورِ معرفت اس جبین تے نہیں
برقؔ شرک توں بری توحید اسدی جے فدا ختم المرسلین تے نہیں

مصطفےٰ را نمے خدا گوئیم ویلے رب نہ ازوے جدا بینم
واللہ گفتِ او گفتِ خدا دانم باللہ دستِ او دست قضا بینم
بشنو ما رمیت چہ می گوید ایں چہ منظر حیرت افزا بینم
گوئیم زاہد! ایں وِ اشگاف سخنے نورش برقؔ اندر مصطفےٰ بینم

میں کی جاناں کسے دی روشنی نوں احمد مصطفےٰ میرے ایمان دا چن
میرے دلیسدا چن تے دماغ دا چن فہم و عقل دا چن میری جان دا چن
عرش اعظم دا چن لوح و قلم دا چن میرا آقا اوہ لامکان دا چن
برقؔ دیکھ کے رخ پُر نور جیہدا لوٹے ہوگیا ایس آسمان دا چن

روشن ھاہوت دی ھُو اندر برج عدم وچ رہ کے موجود بھی ہے
ہو کے گم ہویت وچ دیکھیا میں قاصد قصد بھی ہے مقصود بھی ہے
امتناع بالذات جمال اہدا لیکن حیرت کہ رویت مشہود بھی ہے
برقؔ خارج از فہم مقام ھُو دا ساجد سجدیاں وچ مسجود بھی ہے

اے غفور الرحیم کریم تیری ہر ساہ وچ کرنی ثنا چاہیئے
بحر و بر اندر دیر و حرم اندر لازم ذکر ابدی لَا اِلٰہ چاہیئے
واحد لاشریک ہے ذات تیری چرچا وحدت دا جاہجا چاہیئے
برقؔ تیری درگاہ وچ ٹیک متھا کرنا حق عبدیت دا چاہیئے

تیری ذات بے چون بے مثل سائیاں ہو لا حد کوئی تیرے کمال دی نہیں

وشح کون دُ مکان نے کون دُ دجا کتھے روشنی تیرے جمال دی نہیں
حشر تیک جے لکھدی رہے دنیا مکدی حمد ربِّ ذو الجلال دی نہیں
کرے برقؔ کی حمد بیان تیری ایتھے پہنچ اس ناقص خیال دی نہیں
منزل حیرت وشح دیکھیا میں وصل وصل تے ہجر ہجران ہی نہیں
ہست ہست بھی نہیں بود بود بھی نہیں جسم جسم بھی نہیں جان جان ہی نہیں
برقؔ حیرت در حیرت ہزار حیرت عاشق گم موجود جانان ہی نہیں
منزلِ حیرت دا کی دساں محوِ وصل اندر انتظار بھی ہے
دشتِ یرم وشح جھڑا صیاد آیا اوہ صیاد بھی ہے تے شکار بھی ہے
موت موت بھی ہے تے حیات بھی ہے مجھ بیچ بھی ہے گلزار بھی ہے
برقؔ عجب آئین مستانیاں دا مست مست بھی ہے خبردار بھی ہے
نہ کوئی نوری نہ ناری نہ خاکی ہیسی ہوئی لوح محفوظ تحریر نہیں سی
صورت کون و مکان سی عدم اندر اجے کھچی مصور تصویر نہیں سی
کرسی عرش دا نام دتشان نہ سی ھُو ھُو دی ہوئی تشہیر نہیں سی
برقؔ مصطفٰے قدس بھی نبی آہے اجے آدم دا بنیا خمیر نہیں سی

(تحائف نوشاہیہ حصہ دوم)

○

الف — اسم بلند تے ذات اقدس جتھے چمکدا نور اطاعتاں دا
حضرت شاہ سخی سلیمان نوری والی ملک عرفان ولائیتاں دا
آکے دیکھ بھلوال شریف اندر ٹھاٹھاں مار دا بحر عنائیتاں دا
برقؔ عرش توڑیں دُنیا جاندی اے سخی پیر سردار جماعتاں دا

○

لا	لَا اِلٰہ دی ضرب لا کے سخی کفر دے کوٹ گرا دتے
جھڑے صدق یقیں حاضر حضور ہوئے پھڑ کے وچ جناب پہنچا دتے
ہویا فقر نوشاہی مشہور ملکیں مولا کرم دے مینہ برسا دتے
برقؔ شاہ بھلوال دی ذات اقدس جیں نے فقر دے بحر وگا دتے

م	مرحباب یقیں ہے کے تے سوہنا چا دیوں دچہ بھلوال آیا
شہرہ عرش تک فیض رسا نیاندا کرن روشنی روشن جمال آیا
مرحبا پکاریا عرشیاں نے شاہ معروف دا لاڈلا لال آیا
برقؔ شاہ سخی سلیمان نوری ہتھ نور دی پکڑ مشال آیا

(سی حرفی سخی شاہ سلیمان نوری)

ساقیا ! رازِ درد ہن آشکارا ہو گیا
مے کدے تیرے دا عاشق جگ سارا ہو گیا

تیری نظر پاک میری زندگی دتی سوار
تیرا کجھ گھٹیا نہیں میرا گذارا ہو گیا

تیرے میخانے وچوں میں گھٹ جاں دا بھر لیا
اُسے دن یقیں دل میرے نوں کجھ سہارا ہو گیا

تیرے آیاں غیر دے نقشے تمامی مٹ گئے
حق دباطل دا بڑا چنگا نتارا ہو گیا

چن دی کی جرأت سی ہوندا نہ کیوں اوہ بے قرار
ٹکڑے ہو کے ڈھہ پیا تیرا اشارہ ہو گیا

نعمتاں دوجگ دیاں مینوں تمامی مل گئیاں
خوش نصیبی برقؔ دی تیرا نظارہ ہو گیا

عشق تیرے اس طرح دا بخشیا مینوں جنون
رہ کے خاموشی دیوچ کرداریہواں فرہاد دی

میں تے پہلے روز دا وعدہ تیرا نہیں توڑیا
توہیں دس اوہ وعدہ اپنا ہے تینوں یاد دی

پُر خطر راہواں تھیں بن دامن بچا کے لنگھیا
دیکھدے رہ گئے میرے دل صید دی صیاد دی

اسطرح کجھ لطف تیرے تھیں ہویا میرا عروج
ہو گئے حیران تک کے قطب دی اوتار دی

عشق دے میدان وچ میں تیز اتنا دوڑیا
رہ گئے پچھے میرے تھیں قیس دی فرہاد دی

بھادیں تیرے عشق نے آکیتیاں بربادیاں
ہستی مٹا کے آپنی میں ہو گیا آباد دی

فرقتاں وچ یاد تیری حوصلے دیندی رہی
مدتے قیدی الفتاں دا ہو گیا آزاد دی

میں منوں نہیں ڈرلیا تیغِ جفا نوں دیکھ کے
میرے استقلال تے حیران ہے جلاد دی

ہے عجب ثم العجب ایہہ بھیت کھڑا جاندا
کیویں ہاں میں دکھ تھیں ناشاد ہو کے شاد دی

بھیت اپنے آپ دا میں برقِ جسدم پالیا
رشک کردے نے میرا شاگرد دی استاد دی

○

O

عجب درعجب ہیں کی دساں کہڑی سوچ تے کہڑے وچار وچ ہاں
جسدا وصل ہر وقت نصیب مینوں ہر وقت اہدے انتظار وچ ہاں

جے اوہ ہووے تے میں نہیں رہ سکدا جے میں ہواں تاں اوہ نہ لبھدا اے
تدے آپناں آپ مٹا کے تے رہندا محو میں اہدے دیدار وچ ہاں

منڈی عشق دی زور بیوپار یاندا دور دور تک کوئی نہ گاہک دسے
جتھے لکھ تے لکھ دا بھا اک ہے آ کھڑا میں اُس بازار وچ ہاں

اندر آپنے جھاتیاں مار کے تے ویکھ لیا میں آپنے یار نوں اے
پردا دوئی دا چکیا تے نظر آیا یار وچ میرے تے میں یار وچ ہاں

ملاں کافر جے آکھے تے پیا آکھے میں تے حق نوں غیر نہیں کہہ سکدا
میں کی سمجھاں اسدیاں فتویاں نوں راست گو میں اپنی گفتار وچ ہاں

مست رند قلندر مجذوب سالک شاہد حال سارے میرے حال دے نے
پیتی مے جو روز میثاق نوں سی اجے تیک میں اُسے خمار وچ ہاں

مہربانیاں غوث جیلان دیاں میری نظر توں پردے ہٹا دتے
دھن شاہ بغداد استاد کامل سر نگوں میں اسدے دربار وچ ہاں

بک ذات بن کوئی نہ ذات دوجی اُسے ذات دے ہین ظہور سارے
برقِ نام نشان نہ کوئی میرا ابوالکمال گو ایس سنسار وچ ہاں

O

ہو کے گُم ہوّیت وِچ دیکھیا میں جلی خفی وِچوں خفی جلی وِچوں
مینوں جلوہ جانان دا پیا دِسّے پتّے پتّے وِچوں کلی کلی وِچوں
ایس کون و مکان وِچ غیر کون ہے ظاہر حق ہر جگہ ہر گلی وِچوں
برقؔ جنہاں نوں ملی ضیا قلبی اوہ تے یار نوں دیکھدے ولی وِچوں

بالا شان ملائکاں نوریاں بھیں جاوے ہَیں جے نکل انسان وِچوں
جنہاں پرم پیالیاں پیتیاں نی اوہ ممتاز ہو جانمدے جہان وِچوں
دار و رسن نوں ویکھ کے ڈولدے نہ رب دیکھیا جنہاں جانان وِچوں
برقؔ عشق دے باجھ خلاصیاں نہیں نکتہ بھالیا اساں قرآن وِچوں

طالب طلب مطلوب وِچ محو ہو کے عین رب مطلوب دا ہاری جاندا
ایہہ تدبیر تقدیر دو صورتاں نی ادھر زندہ کردا ادھر ماری جاندا
گوٹاں اپنی چال تے چل رہیاں کوئی جت رہیا کوئی ہاری جاندا
برقؔ بحر محیط دی حد کہڑی آپے ڈوبی جاندا آپے تاری جاندا

زلف زنجیر دا ہو قیدی دس کھاں پھیر مڑ ہو یا آزاد کون ہے
بزم پرم دِچ کوئی نہ دیکھدا ئے اتھے صید کون ہے تے صیاد کون ہے
سسّی کون سسّی پنوں کون پنوں شیریں کون شیریں تے فرہاد کون ہے
برقؔ مکتبِ پرم دِچ کون دسّے شاگرد کون ہے تے استاد کون ہے

(گلستانِ نوشاہی)

اتباعِ سُنّت

باجھوں عشق نبی دے کوئی جے لکھ کرے عبادت
اوہ منظور نہ وِچ درگاہے حاصل نہیں سعادت

سدھا راہ شریعت نبوی ایہو جان فقر دی
تارک سنت دلی نہیں ہوندا کھاسی اگ سقر دی

بھنگی چرسی اتے شرابی منکر حکم الٰہی
جاہل قطب انہاں نوں سمجھن ڈُبے وِچ گمراہی

پکی گل خلاف شریعت دلی نہ ہوندا کوئی
جہڑا ولی انہاں نوں سمجھے اسدی کتے نہ ڈھوئی

شیخ الکل امام زمانہ شاہ جنید حقانی
کیا سوہناں ارشاد سنایا اس محبوب ربانی

جے کوئی وِچ ہوا دے اڈے ٹردا اپر پانی
پر جے تارک سنت سندا اوہ قیدی نفسانی

دیکھ خوارق اسدے اس نوں کامل مول نہ جانی
استدراج مکر دا پتلا اوہ بردہ شیطانی

دلی نہیں اوہ راہزن سمجھیں اس تھیں کریں کنارہ
اوہ مردود حشر دے اندر پاسی نہ چھٹکارا

قرب حضوری ملے نہ ہرگز غیر شریعت تائیں
اوہ مکار فریبی جتیاں سر اسدے وِچ لائیں

بیشک ٹھیک معیار جنیدی اس وِچ شبہ نہ کائی
باجھ اطاعت نبی محمد ملدی نہ اولیائی

ہے متفق علیہ ایہ مسئلہ وِچ ارباب ولایت
غیر شرع توں قرب الٰہی ہوندا نہیں عنایت

غوث قطب ابدال تمامی کہہ گئے نے ایہ سارے
باجھ وسیلے نبی محمد پہنچ نہ وِچ سرکارے

مڈھ فقیری سنت نبوی سند حدیث قرآنوں
جہڑا ایہ گل منے نائیں اوہ خارج ایمانوں

جس دل اندر برقت نہ رچیا عشق نبی سرور دا
بھادیں کون ہووے اوہ ناقص بالن ہوگ سقر دا [1]

○

[1] زمزمہ نوشاہی ۱۲

نمونہ کلام از شرح قصیدہ خمریہ

پلا اج ساقیا! اوہ مے نرالی
طبیعت پیتیاں کھاوے اُبالی

کراں وِچ مستیاں نغمہ سرائیاں
وصل محبوب دی پی کے پیالی

تیرے میخانیوں اِک گھُٹ بھر کے
اجے تک مست نے رُومی غزالی

محبت وصل دے کاسے پلا کے
انھیری رات کر دیندی اجالی

کدوں اوہ منزلِ مقصود پا دن
محبت بھیں جھڑے ہوندے نے خالی

ایہ تدے آکھیائے غوثِ اعظم
سقانی الحبّ کاسات الوصال

وصل دے کاسیوں مخمور ہو کے
خمر نوں آکھیا دلیاں دے والی

توجھبدے لے خمر آمیرے نیڑے
کہ میرے کول ہے تے لکھاں سوالی

شاہِ بغداد نے ایہ آکھیا لے
فقلت لخمرتی نحوی تعال

جو دنیا تے قطب ابدال سارے
ولائیت وِچ جنہاندی شان عالی

تسیں سب قطب میرے لشکری ہو
بحالی داد خلوا انتم رجال

پیو بھر بھر کے کاسے مست تھیو
اٹھاؤ لذتاں قالی تے حالی

صدائے عام دِتی غوثِ اعظم
ولانلتم علوی داتصال

بھادیں کتنے مقام اُچے تساڈے
ملی اے شان شوکت لازوالی

وَدے میرا بڑا اُچا مقام اے
میرے توں ہیٹھ سب حالی تے قالی

حقیقت ہے نہ اس وِچ شک کوئی
مقامی فوقکم مازال عالی

مینوں حاصل ہوئی کامل حضوری
ومن ذا فی الرجال اعطی مثال

آپ کا غیر منقوط پنجابی کلام

حمد

اول حمد اللہ العالم عالم اسدا سارا — اس مالک دا اکل دوارا اس دا رکھ سہارا
کُل دا مالک کُل دا راکھا واحد ہک اکلا — کرم اہدا ہر دکھ دا دارو اللہ اللہ اللہ
عامل کامل اسم اللہ دا ورد ہمہ دم کردا — اس حاکم دا مل دوارا ہو واصل سر ہر دا
حال احوال مکمل اسدا اوہ کامل کدہر دا — واصل وصل کمال اس حاصل ہو واصل اوہ مر دا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ورد اہدا دم دم دا
محرم حرم الحمد للہ کد محرم کرم دا

○

مدح سرورِ عالم

آدم ملک مداح کل عالم اس احمد سرور دا — اوہ محرم اسرار الٰہ دا اوہ کل دا سر کردا
اس دا اسم محمد سرور اوہ دارو ہر دکھ دا — واہ احمد سردار دو عالم مالک اوہ ہر سکھ دا
ہر کامل وساسدا ملدا اکدھ دل دا دسولسا
اوہ امام الرسل محمد محل محمود اس دا سا

(نعت نوشاہی ص۲۵)

○

ظ　ظاہرا فیض سرکار دا اے کوئی گل نہ لُک لکا دی اے
حضرت شاہ معروف دے دیس اتے پئی برسدی رحمت خدا دی اے
فیض عام جہان دے وِچ اہدا کوئی حد نہ اسدی عطا دی اے
برکت خاکِ خوشاب اکسیر کامل شافی ہر مرض لا دوا دی اے

غ　غوث خوشاب دی بارگاہ بھیں دُور گنہیا دا ادھر نگ ہووے
لاعلاج بیمار شفا پاون ٹھیک کوہڑ تے باد فرنگ ہووے
بے شک لوے آزما سلام کرکے جاں کوئی دکھیا دکھ بھیں تنگ ہووے
اسدی نظر دی برکتوں برت آکھے ہر اک دیو وچ کرنگ ہووے

ھ　ہُوندے خاص مقام اندر شہرہ شاہ معروف دے نام دا اے
کسے قطب ابدال نوں نہیں ملیا جو مقام اس عالی مقام دا اے
کعبہ عشق خوشاب شریف اہدا باب دا اسدے فیض عام دا اے
برکت اکبری مج نصیب ہویا ملیا جنہاں نوں شرف سلام دا اے

عرفان نوشاہی صہ ۴، ۵، ۷

○

مالکا کون د مکان دیا لامکان ہو کے ہر مکان دوچ ایں
بے جہت بے جسم بے مثل ہو کے ہر اک جسم وچ ایں ہر اک جان وچ ایں
کہڑی جگہ نہیں جلوہ نمائی تیری توں زمین وچ ایں آسمان وچ ایں
برکت لیس کمثلہٖ شان تیری بے مثل ہی میرے دھیان وچ ایں
جھگڑا اصل وچ عقل اور عشق دا اے اوہ جسم ویکھے تے ایہ جان ویکھے
اسدی نگہ مسبب دی ذات اتے اوہ سبب ویکھے تے سامان ویکھے
اوہ سوچدا گھاٹیاں واہدیاں نوں ایہ نہ نفع ویکھے نہ نقصان ویکھے

برقؔ دوہاں وِچ فرق ہزار کوہ دا اوہ اعمال دیکھے ایہ ایمان دیکھے
بزم پرم وِچ پرم دے باسیاں لئی قید موت دی نہیں تے حیات دی نہیں
چڑھکے دار تے اوہ جھوٹے کیوں لیندے خبر ملاں نوں اس واردات دی نہیں
جتھے رُوح روحاں نال میل کردے اوتھے لوڑ ظاہر ملاقات دی نہیں
شاہد حال قرآن مستانیاں دا برقؔ اُنہاں نوں فکر نجات دی نہیں
غفلتاں وِچ غرقاب ہوکے بندے سمجھیا تیرے احسان نوں نہیں
پھاہی نفس دی وِچ اسیر ہوکے مولیٰ منیا تیرے فرمان نوں نہیں
شجر و حجر سارے ثنا خوان تیرے آئی سمجھ پر ناقص انسان نوں نہیں
برقؔ بندگی باجھ نہ بنے بندہ ایڈی عقل پر عقل نادان نوں نہیں
باجھ اللہ لائق بندگی دے کوئی دوسرا ہور معبود ناہیں
اسنوں چھوڑ جو غیر دی کرے پوجا اوہدے جیہا کوئی ہور مردود ناہیں
کائنات اندر جلوہ ویکھ اسدا اوہدے بناں کوئی ہور موجود ناہیں
اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ برقؔ تیرا اور میرا وجود ناہیں
شافی الامراض حکیم مطلق شاہا مالک کون و مکان ہیں توں
کائنات تمام محتاج تیری داتا سب دا روزی رسان ہیں توں
تیری سلطنت لازوال سائیاں ہر جہان اندر حکمران ہیں توں
ایس برقؔ مسکین فقیر دیاں فضلوں مشکلاں کردا آسان ہیں توں
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ محتاج ایہ سارا جہان تیرا
کرسی عرش تیرا لوح قلم تیرا ایہ زمین تیری آسمان تیرا
ایہ جہان تیرا اوہ جہان تیرا مکی والیا لامکان تیرا
کرے برقؔ کی نعت بیان تیری مولیٰ پاک آپوں مدح خوان تیرا[1]

---

[1] تحائف نوشاہیہ

شجرۂ طریقت

اے کہ ذاتِ پاک تو اللہ اکبر آمدہ — مرحبا خیر الرسل ہادیٔ اکبر آمدہ

قدسیاں بر فلک می نازند حق سبحانہٗ — مظہرِ عونِ الٰہ آں فاتحِ خیبر آمدہ

حضرتِ خواجہ حسن بصری امام اولیا — شاہ حبیب عجمی فرخندہ اختر آمدہ

حضرتِ داؤد طائی شہبازِ معرفت — خواجۂ معروف کرخی میرِ دفتر آمدہ

شاہ سری سقطی جنید و شیخ و شبلی بو الفضل — بو الفرح ہم بو الحسن سرکارِ انور آمدہ

مالکِ ملکِ حقیقت خواجۂ ما بو سعید — غوث اعظم پیر پیراں نورِ حیدر آمدہ

سیدی عبد الوہاب و سید صوفی مقتدا — عارفِ حق سید احمد شاہ [illegible] آمدہ

سیدی مسعود ہم سید علی ماہِ لقا — سیدی شاہ میر و شمس الدین [illegible]

شاہ محمد غوث ہم شاہِ مبارک پیرِ ما — حضرتِ معروف شاہ ماہِ منور [illegible]

شاہ سلیماں نوری و حاجی نوشہ گنج بخش — شمسِ فلکِ معرفت طاہر مطہر آمدہ

وارثِ نوشاہ ہاشم شاہ سجادہ نشین — سیدی سلطان دولا شیخ اکبر آمدہ

سید ابراہیم سید ملک شاہ سید حسن — آں غلامِ شاہِ دیں سلطان سرور آمدہ

مظہرِ انوار اللہ الصمد بحرِ علوم — مرشدم سید چراغ الدین راہبر آمدہ

بندۂ محبوبِ سبحانی غریب و بے نوا — از توسل ایں مشائخ پاک برور آمدہ

رحم کن بر من طفیل رحمۃ للعالمین

اے خدا بر در گہت ایں بندۂ مضطر آمدہ

(نوشہ گنج بخش صفحہ ۲۶) ۱۲

○